

میں کئی بار ختم قرآن کر سکتے ہیں۔ آپ دفتر یا کاروبار سے کام کا دورانیہ بھی کم کروا سکتے ہیں چاہے اس سے آپ کی تنخواہ اور آمدنی میں کچھ کمی ہی واقع ہو۔ اس قربانی کا اللہ آپ کو بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ رمضان کا آخری عشرہ پورا یا اس کے چند دن آپ چھٹی بھی لے سکتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اس ماہ مبارک سے حتی الوسع استفادے کی کوشش کریں۔ اللہ ہمیں اپنی اطاعت میں لگا دے۔

اگر کام کا دورانیہ کم کرنا یا چھٹی لینا ممکن نہ ہو تو بھی اپنی طاقت کے مطابق امکانی حد تک اپنے وقت کا پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کیجیے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے جان لیا کہ قرآن کی تلاوت کا آپ کو کس قدر شوق ہے اور اگر کام کی رکاوٹ نہ ہوتی تو آپ اس شوق کو ضرور پورا کرتے، تو اللہ آپ کو اس نیت کے مطابق اجر و ثواب سے ضرور نوازیں گے۔ (ذاکٹر عبدالحی ابڑو)

روزے میں گرمی کی شدت کو کم کرنا

س: کیا ایک آدمی روزے کی خاطر اپنا گرم علاقہ چھوڑ کر کسی ٹھنڈے علاقے کی طرف یا ایسے ملک کی طرف جہاں دن چھوٹا ہوتا ہے، جاسکتا ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایسا کرنے سے عبادت کی ادائیگی میں آسانی ہو سکتی ہے، اور عبادت میں آسانی پیدا کرنا مطلوب چیز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالتے تھے (احمد، ابوداؤد)۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روزے کی حالت میں کپڑا بھگو کر اوپر لے لیتے تھے۔ حضرت کا ایک پانی کا حوض ہوتا، روزے کی حالت میں آپ اس میں چلے جاتے تھے۔ مقصد عبادت کی مشقت کو کم کرنا تھا۔ عبادت میں مشقت جس قدر کم ہوگی بندہ پوری توجہ، انہماک اور اطمینان سے اسے ادا کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب روک کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا لگ چکا ہو یا رفع حاجت کی ضرورت ہو تو اس صورت میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے (مسلم)۔ یہ احکام اس لیے دیے گئے ہیں تاکہ بندہ جب عبادت کر رہا ہو وہ پوری طرح راحت و اطمینان سے ہو اور اپنے رب کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو۔ اس لیے اگر روزے دار ایئر کنڈیشنڈ یا ٹھنڈے کمرے میں وقت گزارے تو کوئی حرج نہیں۔ (ذاکٹر عبدالحی ابڑو)